روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 6رمئی 2008ء 29ربیع الثانی 1429ہجری 6ہجرت 1387ہش جلد 58-93 نمبر 101

نفل نماز

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے بعد آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ گھر میں ادا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ حدیث نمبر:1301)

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے 58ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح اور جلسہ کے انعقاد کے نیک مقاصد کے حصول کیلئے مختلف ذرائع کا تذکرہ

نمازوں کی قبولیت کے لئے اپنے ہر فعل کو درست کرنا ضروری ہے

آپس میں نرمی اور حسن اخلاق کا سلوک کرو، امانتوں کی حفاظت اور عہد کو پورا کرو، سچائی پر قائم ہو جاؤ اور حسد اور لغویات سے پرہیز کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء بمقام نائیجیریا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 مئی 2008ء کو نائیجیریا سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 58واں جلسہ سالانہ میرے اس خطبے سے شروع ہو رہا ہے۔ احمدی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہر ملک میں جلسے کرتے ہیں اور اس لئے تا اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں۔ یہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا تھا۔ پس ہم اس لئے آج یہاں جمع ہیں کہ جو باتیں ہم سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جس معیار پر آنے کی حضرت مسیح موعود ہم سے توقع رکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کیلئے ایک خاص مجاہدے کی ضرورت ہے جس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کوشش کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اپنے نفس میں پاک تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدے کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ۔ پس یہ کام ہے جو بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی کو کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ جلسہ بھی خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے اور پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ذریعوں میں سے ایک ذریعہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز میں دعائیں مانگو کیونکہ اس طرح لغو اور غلط کاموں سے انسان بچ جاتا ہے۔ نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو یہ خیال ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ خیال رہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ پس احمدی جب نماز پڑھے تو ایسی نماز کو تلاش کرے کیونکہ جو نمازیں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھی جائیں وہی مقبول نمازیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں۔ بظاہر تو نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن دل دنیاداری میں لگے ہوتے ہیں۔ پس نمازوں کی مقبولیت کے لئے اپنے ہر فعل کو درست کرنا ضروری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے دل کی اندرونی حالت اور تمہارے عمل ایک جیسے نہیں تو ان لوگوں میں شامل ہو گے جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔ ایک احمدی مومن کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت کرے، اپنی نمازوں کو اپنے اندر دوسری اخلاقی تبدیلیوں کا پیمانہ بنائیں یا اپنے اعلیٰ اخلاق کو اپنی نمازوں کی قبولیت کا پیمانہ سمجھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان تمام قسم کے اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کا خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے مثلاً یہ کہ آپس میں ایک دوسرے سے نرمی اور حسن اخلاق کا سلوک کرو، اپنی امانتوں کی حفاظت کرو، اپنے عہد کو پورا کرو۔ پھر ایک اعلیٰ خلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ سچائی پر قائم ہو جاؤ اور قول سدید سے کام لو۔ پھر حکم ہے کہ حسد کرنے سے بچو کیونکہ حسد بھی ایک انسان کو اندر ہی اندر جلا دیتا ہے۔ پس آپس میں پیار اور محبت کا بہترین نمونہ دکھائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لغویات سے بچو کیونکہ اس زمانے میں بھی بہت سی ایسی لغویات ہیں جو شیطان کی گود میں پھینک دیتی ہیں۔ بہرحال میں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیمیں بھی ایسے پروگرام بنائیں جن سے اعلیٰ اخلاق اپنی جماعت کے، اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور نومبائعین کے اندر بھی اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کیلئے ساتھ کے ساتھ تمام تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ خلافت جوبلی جو آپ منا رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان میں مضبوط ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والے ہوں گے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ہمیشہ اس انعام سے فیضیاب ہوتے رہیں آمین۔ حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا دو مقامی زبانوں میں لائیو ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''انسان اپنے تئیں بدیوں سے روک سکتا ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 147)

معلوماتی سیمینار

۞ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام ادارہ نور العین کے سیمینار ہال میں مورخہ 11 مئی 5:15 بجے بعد نماز عصر ہیپاٹائٹس اور یرقان کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر لیکچر دیں گے اور بعد میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیں گے۔ ہال میں نشستیں محدود ہیں لہٰذا خواہش مند خواتین وحضرات نور العین استقبالیہ سے اپنا دعوت نامہ حاصل کر لیں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 11 مئی 2008ء کو بوقت دس بجے صبح ایڈمنسٹریشن بلاک میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی حاصل کر لیں۔ پرچیوں کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے اپنی اولین فرصت میں پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ویکسینیشن کیمپ

۞ ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسینیشن کیمپ مورخہ 14 مئی 2008ء کو فضل عمر ہسپتال میں لگایا جائے گا۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ اس سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کے سب سے اعلیٰ پرتَو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے

اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ

یہ نمونے ہیں جو ہماری اصلاح کے لئے بڑے ضروری ہیں

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/مارچ 2008ء بمطابق 21/امان 1387 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

گزشتہ خطبہ میں یہ ذکر ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات حلیم ہے اور باوجود بعض لوگوں اور قوموں کے حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہونے، زیادتیوں میں بڑھے ہوئے ہونے اور نافرمانیوں میں بڑھے ہوئے ہونے کے اپنی اس صفت کے تحت اس دنیا میں ایسے لوگوں اور قوموں سے عموماً صَرفِ نظر کرتے ہوئے انہیں فوری نہیں پکڑتا۔ اگر وہ اس طرح رحم نہ کرے اور نرمی کا سلوک نہ کرے اور فوری سزا اور پکڑ اور انتقام کی صفات حرکت میں آ جائیں تو دنیا میں کوئی فرد بشر باقی نہ بچے بلکہ پھر کوئی جاندار بھی باقی نہ بچتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے والوں کو بھی اپنی صفات کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایک مومن کی یہی نشانی بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو۔

انبیاء کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات سے وافر حصہ عطا فرماتا ہے تاکہ دنیا کی اصلاح کر سکیں، ان کے سامنے نمونہ بن سکیں اور آنحضرت ﷺ کو سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک عطا ہوا اور آپ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کے پرتَو بنے۔.......... آنحضرت ﷺ نے امت کو کیا نصیحتیں کیں اور اس صفت کے حوالے سے آپؐ کے عمل کیا تھے (اس ضمن میں) آج مَیں صفت حلیم کے حوالے سے بعض احادیث پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپؐ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا''۔ داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا ''اور حضرت عمرؓ تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمرؓ کو آنحضرت ﷺ نے روک دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے اس کو قتل کر دوں مگر آنحضرت ﷺ نے اس کی تمام گستاخی حلم کے ساتھ برداشت کی''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 324 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، سختی نہیں کرنی۔

آنحضرت ﷺ کے حسن خلق اور صفتِ حلیم کا اظہار ایک اور روایت میں اس طرح ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ (یہ لمبی حدیث ہے، خلاصہ بیان کرنے کی کوشش کروں گا) کہ زید بن سَعْنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ وہ یہودی عالم کہتے ہیں کہ جب میں نے آنحضرت ﷺ کے چہرے کو دیکھا تو اس میں نبوت کی تمام علامات مجھے نظر آئیں۔ سوائے دو باتوں کے جن کا مجھے پتہ نہیں چلتا تھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نبی کا حلم اس کے غصے پر غالب ہو گا اور دوسری بات یہ کہ جتنا زیادہ اس کو غصہ دلایا جائے اور اس کی گستاخی کی جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری دکھائے گا۔ تو کہتے ہیں کہ میں اس جستجو میں رہا کہ مجھے کوئی موقع ملے تو میں ان دو علامتوں کی بھی پہچان کروں کہ آیا آپؐ میں ہیں کہ نہیں اور آپؐ حقیقت میں وہی نبی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی؟

وہ کہتے ہیں ایک دن ایک سوار آیا جو بدوی تھا، دیہاتی تھا۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! ﷺ بنو فلاں کے گاؤں بُصریٰ کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کو وافر رزق ملے گا۔ اب حالات یہ ہیں کہ بارش کی کمی کی وجہ سے قحط کا شکار ہو گئے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ پھر لالچ میں آ کر کسی اور سے یہ رزق لے کر یا مدد لے کر اسلام سے باہر نہ نکل جائیں۔ کیونکہ لگتا تھا کہ وہ کسی لالچ میں ہی اسلام لائے ہیں۔ تو آپ مہربانی کریں اور مناسب سمجھیں تو ان کی کچھ مدد اور دلداری فرمائیں۔ اس نے جب یہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا، اُس وقت آنحضور ﷺ کے ہمراہ حضرت علیؓ تھے۔ حضرت علیؓ سے آپؐ نے پوچھا تو انہوں نے کہا اس وقت ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مدد کے طور پر بھیجی جا سکے۔ تو زید بن سَعْنہ نے کہا کہ اے محمد ﷺ کہ اگر بنو فلاں کے باغ کی کھجوریں ایک طے شدہ پروگرام کے تحت مجھے بیچ سکتے ہوں تو مَیں ان کی مدد کر سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے یہودی! طے شدہ مقدار اور مدت کی شرط پر کھجوریں تو بیچ سکتا ہوں لیکن یہ شرط نہیں مان سکتا کہ یہ کھجوریں فلاں کے باغ کی ہی ہوں۔ خیر انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ معاہدہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی تھیلی کھولی اور سونے کے 80 مثقال ان کھجوروں کی قیمت کے طور پر پیشگی دے دیئے کہ فلاں وقت میں یہ ادائیگی ہو گی۔ آپ نے وہ رقم اس کو دی کہ جاؤ لوگوں میں برابر کی تقسیم کر دو۔ یہ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ اس قرض کی واپسی میں یا جو سودا ہوا تھا جس کے بدلے کھجوریں لینی تھیں، ان کھجوروں کی ادائیگی میں کچھ دن باقی تھے تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس گیا اور آپ کا گریبان پکڑ لیا اور چادر کھینچی اور بڑے غصے کی حالت میں کہا کہ اے محمد! ﷺ کیا میرا حق ادا نہیں کرو گے؟ پھر کہتے ہیں مَیں نے کہا خدا کی قسم! بنو عبدالمطلب کی اس عادت کو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ قرض ادا کرنے میں بڑے بُرے ہیں اور تمہاری ٹال مٹول کی عادت کا بھی مجھے علم ہے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پاس ہی بیٹھے تھے اُن سے رہا نہ گیا اور بڑے غصے سے انہوں نے اس کو دیکھا اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن! اللہ کے رسول ﷺ سے تُو ایسا کہتا ہے جو مَیں سن رہا ہوں۔ اس طرح گستاخی سے پیش آتا ہے جس طرح میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس خدا کی قسم جس نے ان کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر مجھے ان کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے سے تیرا سر اڑا دیتا

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

۔جبکہ رسول اللہ ﷺ بڑے اطمینان اور تسلی سے بیٹھے حضرت عمرؓ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر آپؐ مسکرائے اور آپؐ نے فرمایا کہ اے عمر! اس غصہ کی بجائے تم مجھے بھی کہو کہ حقدار کا حق ادا کرو اور اس کو بھی کہو کہ جو قرض کا تقاضا ہے یا حق کا تقاضا ہے اس کے کوئی اصول اور طریقے ہوتے ہیں، اسے پیار سے سمجھاؤ۔ اور فرمایا کہ جاؤ اس کو لے جاؤ اور جو معاہدہ ہوا تھا اس سے اس کو 20 صاع زیادہ کھجوریں دے دینا۔ (صاع ایک پیمانہ ہے)۔ کہتے ہیں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ گیا اور انہوں نے زائد کھجوریں مجھے دیں۔ میں نے پوچھا عمر یہ زائد کس لئے؟ انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جو سختی میں نے کی تھی اس کے بدلے میں تمہیں زائد دوں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں، میں تو نہیں جانتا۔ زید بن سعنہ نے کہا کہ میں زید بن سعنہ ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہی یہودی عالم؟ اس نے جواب دیا ہاں میں وہی ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اتنے بڑے عالم ہو کر رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا یہ طریق تم نے اختیار کیا ہے؟ اس پر میں نے کہا کہ اس شخص کو دیکھ کر (آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر) جتنی بھی نبوت کی علامات تھیں وہ مجھے نظر آ رہی تھیں۔ لیکن دو علامات کا مجھے پتہ نہیں چلتا تھا۔ ایک یہ کہ کیا اس نبی کا حلم اس کے غصہ پر غالب ہے؟ اور دوسرے یہ کہ جتنا زیادہ ان سے تلخی یا جہالت سے پیش آیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری سے پیش آئیں گے۔ اب مجھے موقع ملا تھا تو مَیں نے آزمایا اور مَیں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ مَیں اللہ کو اپنا ربّ اور اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو رسول مانتا ہوں۔ اور اس خوشی میں میرا آدھا مال اُمّت مسلمہ کے لئے ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اس حلم کو دیکھ کر وہ یہودی عالم اسلام لے آئے اور پھر کئی جنگوں میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، غزوہ تبوک سے واپس آتے ہوئے راستے میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

(مستدرک مع التلخیص۔ کتاب معرفۃ الصحابۃ باب ذکر اسلام زید بن سعنہ جلد 3 صفحہ 605-604)

یہ آنحضرت ﷺ کا خلق اور حلم ہے کہ دشمن یا مخالف سے حسن سلوک اس طرح ہے کہ باوجود اس کے کہ جو معاہدہ ہے اس کے پورے ہونے میں ابھی کچھ دن باقی ہیں لیکن پھر بھی بڑی نرمی سے، بڑے پیار سے، قرض خواہ کا قرض اس کو واپس کیا اور نہ صرف واپس کیا بلکہ زائد دیا۔ یہ کوئی ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ بے شمار ایسے واقعات ہیں جو روایات میں ہیں اور لاکھوں ایسے واقعات ہوں گے جو ہم تک پہنچے ہی نہیں۔

آپ کے حلم کا ایک اور روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا قرض ادا کرنا تھا۔ وہ آپؐ کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آیا۔ اس پر صحابہؓ اسے مارنے کے لئے لپکے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرض لینے والا بات کرنے کا حق رکھتا ہے۔ (اسے کوئی جانور دینا تھا، اونٹ یا بکری وغیرہ جو بھی تھا)۔ آپؐ نے فرمایا اس شخص کے لئے اس عمر کا جانور اسے خرید کر دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اس کے جانور سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم وہ خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو عمدگی سے قرض ادا کرتا ہے۔ (اور کوئی سختی نہیں کرنی)۔

(مسلم کتاب المساقاۃ باب من استسلف شیئاً فقضی خیراً منہ۔ حدیث نمبر 4001)

حلم کے معنی برداشت کرنے کے ہیں اور مہربان کے بھی ہیں۔ ان دونوں مثالوں سے آنحضرت ﷺ کی برداشت اور مہربانی دونوں ظاہر ہوتے ہیں۔

پھر گھریلو معاملات میں ایک مثال ہے کہ کس طرح غصہ کو برداشت کرتے تھے اور آپؐ اس طریق سے تربیت بھی فرماتے تھے کہ دوسرے کو احساس بھی ہو جائے اور سختی بھی نہ کرنی پڑے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ بنی سُواءَۃ کے ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں بتائیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: 4) پھر آپؓ فرمانے لگیں کہ ایک مرتبہ آنحضور ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تھے۔ میں نے آپؐ کے لئے کھانا تیار کیا اور حضرت حفصہؓ نے بھی کھانا تیار کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے پہلے کھانا تیار کر کے بھجوا دیا تو میں نے اپنی خادمہ کو کہا کہ جاؤ اور حفصہؓ کے کھانے کے برتن انڈیل دو۔ اس نے حضور ﷺ کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتے ہوئے وہ کھانا انڈیل دیا۔ اس طرح انڈیلا کہ پیالہ بھی ٹوٹ گیا اور کھانا بھی نیچے گر گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پیالے کے ٹکڑوں کو جمع کیا اور کھانے کو جمع کیا اور ایک چمڑے کے دسترخوان پر جو وہاں پر پڑا تھا اس کو رکھا اور وہاں سے اس بچے ہوئے کھانے کو کھایا اور پھر میرا پیالہ حضرت حفصہؓ کی طرف لوٹاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے برتن کے عوض یہ برتن رکھ لو اور کھانا بھی کھاؤ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر اس وقت کوئی غصہ کے آثار نہیں تھے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الاحکام۔ باب الحکم فیمن کسر شیئاً۔ حدیث 2333)

آپؐ نے اس ایک فعل سے خادموں کو بھی نصیحت کر دی اور حضرت عائشہؓ کو بھی کہ آپس میں سوکناپے جائز حد تک رہنے چاہئیں بلکہ ایک دوسرے کی دشمنی ہونی ہی نہیں چاہئے۔ یہ جو عظیم اسوہ آپؐ نے اپنے ہر کام میں قائم کیا یہ صرف اس زمانے کے لوگوں کے لئے نہیں تھا بلکہ یہ اسوہ جو آپؐ نے قائم کیا، یہ اسوہ ہمارے لئے رہتی دنیا تک ایک نمونہ ہے اور ہمارے عمل کرنے کے لئے ہے۔ صرف یہی نہیں کہ ہم پڑھ لیں اور سن لیں اور اس سے لطف اندوز ہو جائیں اور جب وقت آئے تو اس کی اہمیت بھول جائیں۔

کئی شکایات آتی ہیں۔ ذرا سی غلطی پر مالک اپنے ملازموں کے ساتھ انتہائی بدترین سلوک کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض خاوند اپنی بیویوں کے ساتھ بڑے ظالمانہ سلوک کرتے ہیں۔ غلط طریق سے مارتے ہیں۔ بعضوں کے اس حد تک کیس ہیں کہ ان کو ہسپتال جانا پڑتا ہے۔ یورپ میں تو بعض دفعہ پھر پولیس بھی آ کر پکڑ لیتی ہے۔ پھر مقدمات کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تو گھر والوں سے نرمی اور پیار اور حسن سلوک کرنا جو آپؐ کی سنّت ہے وہ ہمارے لئے عمل کرنے کے لئے ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو اس پہ یہ بھی زیادتی ہو جاتی ہے کہ صرف خاوند نہیں بلکہ اس کے رشتہ دار بھی اس جھگڑے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ نندیں اور ساسیں بھی مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ تو بہرحال اس بات سے احتیاط کرنی چاہئے اور ہمیشہ غصہ کو دبانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر آدمی غصّہ میں کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ استغفار پڑھے۔ لاحول پڑھے۔ ٹھنڈا پانی ڈالے۔ وضو کرے تو یہ ساری نشانیاں اس لئے بتائی ہیں کہ ان پر عمل کرو۔

پھر غیروں کی زیادتیوں سے کس طرح آپؐ نے درگزر کیا۔ کس طرح آپؐ ان سے حسن سلوک کرتے تھے۔ حلم کی آپؐ نے کیا مثال قائم کی۔ جب آپؐ فتحیاب جرنیل ہوئے تو ایک نئی شان سے یہ واقعات نظر آتے ہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے قریش کے گروہ! تم مجھ سے کس قسم کے سلوک کی امید رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: خیر کی۔ آپ ہمارے معزز بھائی ہیں اور ایک معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔ کہ جاؤ تم آزاد ہو۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام۔ صفحہ 744 دخول الرسول ﷺ الحرم مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت۔ طبع اول 2001)

فتح مکہ کے موقعہ پر ہی پھر ایک واقعہ کا ذکر ہے ایک معاند اسلام صفوان بن امیہ (مکہ سے بھاگ کر) جدہ کی طرف چلے گئے تاکہ وہاں سے پھر یمن کی طرف چلے جائیں۔ تو عُمیر بن وھب

رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! صفوان بن امیہ اپنی قوم کا سردار ہے لیکن آپ سے خوفزدہ ہو کر وہ یہاں سے بھاگ گیا ہے اور اپنے آپ کو سمندر میں ڈال رہا ہے آپ اسے امان بخشیں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے امان دی جاتی ہے۔ تو عمیر بن وھب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ مجھے کوئی ایسی نشانی عطا فرمائیں جسے دیکھ کر وہ آپ کی امان کو پہچان لے۔ تو رسول کریم ﷺ نے وہ عمامہ اس کو دیا جو مکہ میں داخل ہوتے وقت آپ نے سر پر پہن رکھا تھا۔ یہ عمامہ ساتھ لے کر صفوان کی طرف روانہ ہوئے وہ انہیں راستے میں ملے۔ اس وقت صفوان سفر اختیار کرنے اور جہاز پر چڑھنے والے تھے۔ انہوں نے اس سے کہا کہ خدا کا خوف کر اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال۔ میں رسول کریم ﷺ کی امان کو لے کر آیا ہوں۔ صفوان نے کہا۔ تیرا بُرا ہو، میرے پاس سے دُور ہو اور میرے سے بات نہ کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ سب لوگوں سے افضل ہیں اور سب لوگوں سے زیادہ نیک سلوک کرنے والے ہیں۔ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم طبیعت کے مالک ہیں۔ لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین ہیں اور تیرے چچا زاد ہیں۔ ان کی عزت تیری عزت اور ان کا شرف تیرا شرف ہے اور ان کی بادشاہت تیری بادشاہت ہے۔ تو اس پر صفوان نے کہا کہ میں اپنے دل میں ان کا خوف رکھتا ہوں۔ مجھے ان سے خوف ہے۔ عمیر نے تسلی دی کہ وہ بہت زیادہ حلیم اور کریم ہیں۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ خیر عمیر واپس لوٹے یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو صفوان نے کہا کہ عمیر کہتا ہے کہ آپ نے مجھے امان بخشی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہاں سچ کہتا ہے۔ صفوان نے پھر عرض کی کہ مجھے دو ماہ کی مہلت دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس بارے میں چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام۔ ذکر تحطیم الاصنام صفحہ 747 طبع اول 2001 دار الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان)

یعنی تمہیں مہلت ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ صرف اسلام قبول کرنے کی شرط پر تمہیں امان دی گئی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ اُسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے عمل کے لئے ہمیں ہر بارے میں قائم کر کے دکھایا۔ اس بارے میں حلم اور برداشت اور مہربانی کی مزید چند احادیث ہیں کہ آپؐ اپنی امت سے کیا توقعات رکھتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب 6114)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت سلیمان بن صُرَدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور اس کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے گی۔ اور وہ بات یہ ہے کہ (۔) کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے۔ تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے کو کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تُو شیطان سے اللہ کی پناہ میں آ تو تیرا غصہ ٹھیک ہو جائے گا۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ 3282)

پھر حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپؐ نے فرمایا تو غصہ نہ کیا کر۔ اس نے کئی مرتبہ پوچھا اور آپؐ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کر۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب 6116)

بعض لوگ بات بات پر غصہ میں آجاتے ہیں۔ مغلوب الغضب ہو کر دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اپنے آپ کو بھی مشکل میں ڈال لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ نصیحت خاص طور پر یاد رکھنے والی ہے۔ ورنہ غصہ تو ہر ایک کو کچھ نہ کچھ آتا ہی ہے۔ انسانی فطرت ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو کبھی غصہ آیا تو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے تقدس کی خاطر۔ اس کے علاوہ کبھی ذاتی معاملات میں آنحضرت ﷺ کو غصہ نہیں آیا۔

پھر آپؐ نے ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا جس کی روایت حضرت ابوہریرہؓ سے ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حلم کے ساتھ پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تُو ایسا ہی کرتا ہے جیسا کہ تُو نے کہا تو تُو ان پر خاک ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے لئے ان کے خلاف اس وقت تک ایک مددگار رہے گا جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا)

بجائے اس کے کہ خود انسان بدلے لے کر شیطان کی گود میں چلا جائے اللہ تعالیٰ سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت سہل اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے غصہ کو دبایا حالانکہ وہ اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ غصہ کو نافذ کر سکے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مخلوقات کے سامنے بلائے گا۔ (یہ دکھانے کے لئے کہ یہ شخص میرا قریب ترین ہے)۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی کظم الغیظ۔ حدیث نمبر 2021)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں اگر تو انہیں کہے تو بخش دیا جائے گا اگر واقعی تیری قسمت میں بخشش ہوگی۔ اور وہ کلمات یہ ہیں کہ (۔) کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو حلیم اور کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بلند شان والا ہے اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔ ہر قسم کی تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند علی بن ابی طالب۔ جلد اول صفحہ 282 حدیث نمبر 92/1,712)

تو یہ دعائیں ایسی ہیں جو بخشش کا سامان کرتی ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وسلم نے اَشَجّ عبدالقیس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ان میں سے ایک حلم ہے اور ایک وقار۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب الامر بالایمان باللہ...... حدیث نمبر 26)

پس جیسا کہ ہم نے لغت میں بھی دیکھا۔ مَیں نے معنی بتائے تھے کہ حلم کے معنی ہیں رحم کرنا، معاف کرنا، برداشت کرنا، دوسروں سے مہربانی سے پیش آنا۔ غصے کو دبانا۔ اور یہ ایسی خصوصیات ہیں جو معاشرے کے امن کے لئے انتہائی ضروری ہیں اور روحانیت کی ترقی کے لئے بھی انتہائی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کے لئے بھی بہت اہم ہیں۔ پس ان کو ہر احمدی کو اختیار کرنا چاہئے۔

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق نے ہمارے سامنے اعلیٰ خُلق کے کیا نمونے پیش فرمائے ان میں سے چند ایک کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ گھر کے سکون کے لئے اس صفت کے اظہار کی آپؐ نے کس طرح تلقین فرمائی۔ عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔''

اور فرمایا کہ: ''ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں''۔

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا اور شکایت ہوئی کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضور اس بات پر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا کہ:

''ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے''۔ اور پھر بہت دیر تک آپ نے عورتوں کے ساتھ سلوک پر نصیحتیں فرمائیں۔

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 307 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ اپنے خادموں کے ساتھ کس طرح حلم اور برداشت کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے۔ حافظ حامد علی مرحوم حضرت مسیح موعود کے ایک خادم تھے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی نے لکھا ہے کہ'' وہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرصہ دراز تک رہے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے آخر عمر میں انہیں پنشن دے دی تھی۔ اور وہ قادیان میں رہنے کے لئے ایک مختصر سی دکان کرتے تھے۔........... حضرت مسیح موعود کے اخلاق اور برتاؤ کا جو حضور حافظ صاحب سے کرتے تھے ان پر ایسا اثر تھا کہ وہ بارہا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے ''مَیں نے تو ایسا انسان کبھی دیکھا ہی نہیں''۔ بلکہ زندگی بھر حضرت کے بعد کوئی انسان اخلاق کی اس شان کا نظر نہیں آتا۔

حافظ صاحب کہتے تھے کہ'' مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت مسیح موعود نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا۔ بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا''۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود ۔ مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ صفحہ 349)

لیکن کبھی سوال ہی پیدا نہیں ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے سختی کی ہو۔

پھر انسان پہ صحت اور بیماری کا دور بھی آتا ہے۔ بیماری میں چڑچڑا پن بھی پیدا ہو جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود جن کو اس زمانے کی اصلاح کے لئے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔ آپ کا اس زمانے میں کیا رویہ ہوتا تھا۔ اس بارے میں روایت سنیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کو سخت دردِ سر ہو رہا تھا۔ اور میں بھی اندر آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ اور پاس حد سے زیادہ شور و غل برپا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی؟ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ہاں اگر یہ چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ جناب کیوں حکم نہیں کرتے۔ فرمایا آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں۔ میں تو کہہ نہیں سکتا۔ بڑی بڑی سخت بیماریوں میں الگ ایک کوٹھڑی میں پڑے ہیں اور ایسے خاموش پڑے ہیں گویا مزہ میں سو رہے ہیں۔ کسی کا گلہ نہیں کہ تو نے ہمیں کیوں نہیں پوچھا۔ اور تو نے ہمیں پانی نہیں دیا اور تُو نے ہماری خدمت نہیں کی''۔ بیماری میں بھی آرام سے لیٹے رہتے تھے۔ کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہوتا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ ''مَیں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص بیمار ہوتا ہے اور تمام تیماردار اس کی بدمزاجی اور چڑچڑاپن سے اور بات بات پر بگڑ جانے سے پناہ مانگ اٹھتے ہیں''۔ بعض دفعہ ایسی بیماری میں گالیاں بھی دیتا ہے۔ ''اسے گالی دیتا ہے۔ اسے گھورتا ہے اور بیوی کی تو شامت آ جاتی ہے۔ بیچاری کو نہ دن کو آرام اور نہ رات کو چین۔ کہیں تکان کی وجہ سے ذرا اونگھ آ گئی ہے۔ بس پھر کیا خدا کی پناہ۔ آسمان کو سر پر اٹھا لیا۔ وہ بیچاری حیران ہے۔ ایک تو خود چُور چُور ہو رہی ہے اور ادھر یہ فکر لگ گئی ہے کہ کہیں مارے غضب وغیظ کے اس بیمار کا کلیجہ پھٹ نہ جائے''۔ غصے میں مجھے تو جو کہہ رہا ہے کہہ رہا ہے اس کی اپنی بیماری نہ بڑھ جائے۔'' غرض جو کچھ بیمار اور بیماری کی حالت ہوتی ہے۔ خدا کی پناہ کون اس سے بے خبر ہے۔ برخلاف اس کے سالہا سال سے دیکھا اور سنا ہے کہ جو طمانیت اور جمعیت اور کسی کو بھی آزار نہ دینا۔ حضرت (یعنی حضرت مسیح موعود) کے مزاج مبارک کو صحت میں حاصل ہے۔ وہی سکون حالت بیماری میں بھی ہے۔ اور جب بیماری سے افاقہ ہوا معاً وہی خندہ رُوئی، کشادہ پیشانی اور پیار کی باتیں ہیں''۔ کہتے ہیں: ''میں بسا اوقات عین اس وقت پہنچا ہوں جبکہ ابھی ابھی سر درد کے لمبے اور سخت دورہ سے آپ کو افاقہ ہوا۔ آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا ہے تو مسکرا کر دیکھا ہے۔ اور فرمایا ہے اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا''۔ جب بیماری کے بعد فوری طور پر پہنچا اور آپ کو دیکھا'' کہ گویا آپ کسی بڑے عظیم الشان دلکشا نُزھت افزاء باغ کی سیر سے واپس آئے ہیں'' یعنی بہت خوبصورت اور دل کو اچھا لگنے والے کسی باغ کی سیر سے واپس آ رہے ہیں اور اس وجہ سے'' جو یہ چہرہ کی رنگت اور چمک دمک اور آواز میں خوشی اور لذت ہے''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 23-22 پبلشر ابوالفضل محمود قادیان)

پھر مخالفین کے ساتھ آپ کا حلم کیا تھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے ہی بیان کیا کہ:

''محبوب رایوں والے مکان کا واقعہ ہے۔ ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ ایک برہمو لیڈر (غالباً اناش موزمدار بابو تھے) حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے اور حضرت جواب دیتے تھے۔ اسی اثناء میں ایک بدزبان مخالف آیا اور اس نے حضرت کے بالمقابل نہایت دلآزار اور گندے حملے آپ پر کئے۔ وہ نظارہ میرے اس وقت بھی سامنے ہے۔ آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملہ کا ایک حصہ منہ پر رکھ کر یا بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ خاموش بیٹھے رہے اور وہ شورِ پشت بکتا رہا''۔ مغلظات بکتا رہا۔'' آپ اس طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو نہیں رہا''۔ یا کوئی نہیں ہے۔ یا اس طرح بیٹھے تھے کہ گویا'' کوئی نہایت شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے''۔ اچھی اچھی باتیں سنا رہا ہے۔'' برہمو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ حضرت (مسیح موعود) نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں، کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اٹھ کر چلا گیا۔ برہمو لیڈر بے حد متاثر ہوا اور اس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔ اس وقت حضور اسے چپ کرا سکتے تھے۔ اپنے مکان سے نکال سکتے تھے اور بکواس کرنے پر آپ کے ایک ادنیٰ اشارے سے اس کی زبان کاٹی جا سکتی تھی۔ مگر آپ نے اپنے کامل حلم اور ضبط نفس کا عملی ثبوت دیا''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ صفحہ 444-443)

پھر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ:

'' جالندھر کے مقام پر وہ (میر عباس علی صاحب۔ ناقل) حضرت مسیح موعود کے حضور بیٹھے ہوئے اعتراضات کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم الملت مولانا عبدالکریم صاحب بھی اس مجلس میں موجود تھے''۔ کہتے ہیں'' مجھے خود انہوں نے ہی یہ واقعہ سنایا۔ مولانا نے فرمایا کہ میں دیکھتا تھا کہ میر عباس علی صاحب ایک اعتراض کرتے اور حضرت مسیح موعود نہایت شفقت رأفت اور نرمی سے اس کا جواب دیتے تھے اور جوں جوں حضرت صاحب اپنے جواب اور طریقِ خطاب میں نرمی اور محبت کا پہلو اختیار کرتے میر صاحب کا جواب بڑھتا جاتا یہاں تک کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی اور بے ادبی پر اتر آیا اور تمام تعلقات دیرینہ اور شرافت کے پہلوؤں کو ترک کر کے تُو تُو مَیں مَیں پر آ گیا''۔ کہتے ہیں'' میں دیکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعو اس حالت میں اسے یہی فرماتے۔ جناب میر صاحب آپ میرے ساتھ چلیں۔ میرے پاس رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی نشان ظاہر کر دے گا اور آپ کی رہنمائی کرے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر میر صاحب کا غصہ اور بے باکی بہت بڑھتی گئی۔

مولوی صاحب کہتے ہیں میں حضرت کے حلم اور ضبطِ نفس کو دیکھتے ہوئے بھی میر عباس علی صاحب کی سُبک سری کو برداشت نہ کر سکا۔ اور میں جو دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اپنے آپ کو

بے غیرتی کا مجرم سمجھ رہا تھا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود پر یہ اس طرح حملہ کر رہا ہے اور میں خاموش بیٹھا ہوں، مجھ سے نہ رہا گیا اور میں باوجود اپنی معذوری کے اس پر لپکا اور للکارا اور ایک تیز آوازہ اس پر کسا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اٹھ کر بھاگ گیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ضبطِ نفس اور حلم کا جو نمونہ دکھایا میں اسے دیکھتا تھا' اور بڑا پریشان تھا۔'' مگر مجھے خوشی بھی تھی کہ میں نے اپنے آپ کو بے غیرتی کا مجرم نہیں بنایا۔ کہ وہ میرے سامنے حضرت کی شان میں ناگفتنی بات کہے اور میں سنتا رہوں'۔ کہتے ہیں کہ ''گو بعد کی معرفت سے مجھ پر یہ کھلا کہ حضرت کا ادب میرے اس جوش پر غالب آنا چاہئے تھا''۔ یعنی مجھے حضور کے سامنے بولنا نہیں چاہئے تھا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ صفحہ 445-444)

پھر مولوی صاحب عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ

''مجلس میں آپ کسی دشمن کا ذکر نہیں کرتے۔ اور جو کسی کی تحریک سے ذکر آ جائے تو برے نام سے یاد نہیں کرتے۔ یہ ایک بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں کوئی جلانے والی آگ نہیں۔ ورنہ جس طرح کی ایذاء قوم نے دی ہے اور جو سلوک مولویوں نے کیا ہے اگر آپ اسے واقعی دنیادار کی طرح محسوس کرتے تو رات دن کڑھتے رہتے اور ایر پھیر کر انہیں کا مذکور درمیان لاتے اور یوں حواس پریشان ہو جاتے اور کاروبار میں خلل آ جاتا''۔

(سیرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 51-52 پبلشرز ابوالفضل محمود۔ قادیان)

پھر لکھتے ہیں: ''ایک روز فرمایا کہ میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا (۔) بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے آخر وہی شرمندہ ہوگا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا''۔

(سیرت مسیح موعود (۔) از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 51-52 پبلشرز ابوالفضل محمود۔ قادیان)

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ایک اور واقعہ سناتے ہیں کہ ''ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا''۔ اور اپنے آپ کو بڑا تجربہ کار اور ہر طرح سے زمانے کو دیکھنے والا سمجھتا تھا۔.......... ہماری (۔) میں آیا۔ حضرت سے آپ کے دعوے کی نسبت بڑی گستاخی سے بات کی اور تھوڑی گفتگو کے بعد اس نے کئی دفعہ کہا کہ آپ اپنے دعوے میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکار بہت دیکھے ہیں اور میں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بیباکانہ الفاظ کہے۔ مگر آپؑ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ بڑے سکون سے سنا کئے اور پھر بڑی نرمی سے اپنی باری پر بات کی، کسی کا کلام کیسا ہی بیہودہ اور بے موقع ہو اور کسی کا کوئی مضمون نظم یا نثر میں سے کیسا ہی بے ربط اور غیر موزوں ہو آپ سننے کے وقت یا بعد خلوت کبھی نفرت و ملامت کا اظہار نہیں کرتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جو ساتھ بیٹھے سننے والے ہوتے تھے اس دلخراش اور لغو کلام سے گھبرا کر اٹھ جاتے تھے اور آپس میں نفرین کے طور پر کانا پھوسی کرتے تھے اور مجلس کے برخاست ہونے کے بعد تو ہر ایک نے اپنے اپنے حوصلے اور ارمان بھی نکالے کہ کیا بیہودہ کلام ہے جو یہاں سنایا گیا۔ یا فلاں شخص نے کیسی بیہودہ باتیں کی ہیں۔ لیکن مظہر خدا کے حلیم اور شاکر ذات نے کبھی بھی ایسا کوئی اشارہ کنایہ نہیں کیا جس سے لگے کہ آپ کو بُرا لگا ہے۔

(ماخوذ از سیرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 44 پبلشرز ابوالفضل محمود۔ قادیان)

1904ء کا ایک واقعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سناتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک گالیاں دینے والے اخبار کا تذکرہ آیا تو اس پر آپ نے فرمایا کہ صبر کرنا چاہئے۔ گالیوں سے کیا ہوتا ہے ایسا ہی آنحضرت ﷺ کے وقت کے لوگ آپ کی مذمت کیا کرتے تھے اور آپ کو نعوذ باللہ مذمّم کہا کرتے تھے تو آپؐ ہنس کر فرمایا کرتے تھے کہ میں ان کی مذمت کو کیا کروں میرا نام تو اللہ تعالیٰ نے محمد رکھا ہوا ہے، ﷺ۔..........

آپ پر غصہ دلانے والی ایسی باتیں اثر نہیں کرتی تھیں۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے صبر کی طاقت ہے۔ میرے میں وہ حلم ہے جس سے میں سب کچھ برداشت کرتا ہوں۔ اگر آپ چاہتے تو جواب دے سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر تھے اس لئے آپ ہمیشہ صبر سے کام لیتے تھے بلکہ آپ نے ایک شعر میں اس کا اظہار یوں کیا ہے ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

پھر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ 1903ء فروری کا واقعہ ہے کہ ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے اور بقول ان ڈاکٹر کے وہ بغدادی نسل کے تھے اور عرصہ سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ چند احباب نے ان کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا اور ان کے بیان میں شوخ، استہزاء اور بیبا کی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ ایک دفعہ باتیں کرنے کے موقع پر اس ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ عربی میں مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا کہ مَیں بہت اچھی عربی میں لکھ سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہاں میرا دعویٰ ہے۔ اس پر اس شخص نے بڑی شوخی اور استہزاء کے انداز میں کہا کہ بے ادبی معاف! آپ کی زبان سے تو قاف بھی نہیں نکل سکتا۔ کہتے ہیں میں اس مجلس میں موجود تھا۔ اس کا بات کرنے کا جو طریقہ تھا وہ بہت دکھ دینے والا تھا اور ایسا تکلیف دہ تھا کہ ہم لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے مگر حضرت کے حلم کی وجہ سے خاموش تھے۔ وہاں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید بھی بیٹھے تھے ان سے ضبط نہ ہو سکا اور اس کو انہوں نے ڈانٹا اور کہا کہ حضرت اقدس کا ہی حوصلہ ہے جو تمہیں برداشت کیا ہوا ہے۔ اس پر اس نے بھی کوئی جواب دیا اور یہاں تک حالت ہوگئی کہ لگتا تھا کہ دونوں گتھم گتھا ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو روک دیا کہ نہیں۔ اس پر اس شخص نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہم تو ناراض نہیں ہوتے۔ یہاں تو خاکساری ہے۔ میں تو ناراض نہیں ہوتا۔ میری طرف سے تو صرف خاکساری ہے۔ اور جب اس نے قاف ادا نہ کرنے کا حملہ کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ میں لکھنؤ کا رہنے والا تو نہیں کہ میرا لہجہ لکھنوی ہو۔ مَیں تو پنجابی ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی یہ اعتراض ہوا کہ لَا یَکَادُ یُبِیْن اور احادیث میں مہدی کی نسبت یہ آیا ہے کہ ان کی زبان میں لکنت ہو گی۔ لَا یَکَادُ یُبِیْن کا مطلب یہ ہے کہ یہ اظہار بیان کی طاقت نہیں رکھتے۔ قرآن کریم میں آیا ہے حضرت موسیٰؑ کو بھی کہا گیا۔ (۔) (الزخرف:53) کیا مَیں اس شخص کی جو کھول کر بیان بھی نہیں کر سکتا، بیان کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا، اس کی بات مان لوں؟ میں اچھا ہوں یا یہ اچھا ہے؟ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف سے جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت مسیح موعود نے جو لوگ وہاں موجود تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی نوبت پہنچ جائے۔ یعنی گالیاں دینا بھی شروع کر دے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ مریدوں میں تو داخل نہیں ہے۔ ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مریدوں سے چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔ اگر وہ نرمی سے باتیں کر لیتے ہیں تو یہ بھی ان کا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ

زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ٹھہریں۔ یہ جو آپ کی ناراضگی ہوئی ہے، اس سے آپ دلبرداشتہ نہ ہوں۔............

وہ ڈاکٹر صاحب پھر کچھ دن اور ٹھہرے اور صبح شام حضرت مسیح موعود سے سوال جواب کرتے رہے اور کہتے ہیں وہ سوال جواب اسی وقت اخباروں میں، بدر میں یا الحکم میں شائع ہوتے رہتے تھے۔ نووارد نے ایک دن حضرت مسیح موعود کو کہا کہ میرے لئے دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا دعا تو میں ہندو کے لئے بھی کرتا ہوں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے کہ اس کا امتحان لیا جاوے۔ میں دعا کروں گا آپ وقتاً فوقتاً یاد دلاتے رہیں۔ اگر کچھ ظاہر ہوا تو اس سے بھی اطلاع دوں گا۔ مگر یہ میرا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ چاہے تو ظاہر کر دے۔ وہ کسی کے منشاء کے ماتحت نہیں بلکہ وہ خدا ہے۔ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہ ہے۔ ایمان کو کسی امر سے وابستہ کرنا منع ہے مشروط بالشرائط ایمان کمزور ہوتا ہے۔ نیکی میں ترقی کرنا کسی کے اختیار میں نہیں۔ ہمدردی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس کے لئے شرائط کی ضرورت نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہوگا کہ آپ ہنسی ٹھٹھے کی مجلسوں سے دور رہیں۔ یہ وقت رونے کا ہے نہ ہنسی کا۔ آپ جائیں گے موت وحیات کا پتہ نہیں۔ دو تین ہفتے تک سچے تقویٰ سے دعا مانگو کہ الٰہی مجھے معلوم نہیں تُو ہی حقیقت کو جانتا ہے مجھے اطلاع دے۔ اگر صادق ہے تو اس کے انکار سے ہلاک نہ ہو جاؤں اور اگر کاذب ہے تو اس کے اتباع سے بچا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اصل امر کو ظاہر کر دے۔ بہرحال اس پر ڈاکٹر صاحب نے جو غیر از جماعت تھا کہا کہ مَیں سچ عرض کرتا ہوں کہ مَیں بہت بُرا ارادہ کر کے آیا تھا کہ مَیں آپ سے استہزاء کروں اور گستاخی کروں مگر خدا نے میرے ارادے کو ردّ کر دیا۔ مَیں اب اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو فتویٰ آپ کے خلاف دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اور مَیں زور دے کر نہیں کہہ سکتا کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں بلکہ مسیح موعود ہونے کا پہلو زیادہ زور آور ہے اور مَیں کسی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ جہاں تک میری عقل اور سمجھ تھی میں نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے اور جو کچھ میں نے سمجھا ہے وہ ان لوگوں پر ظاہر کروں گا جنہوں نے منتخب کر کے مجھے بھیجا ہے۔ کل میری اَور رائے تھی اور آج اَور ہے۔ اور کہا کہ کیونکہ ایک پہلوان بغیر لڑنے کے ہار ماننے والا نہیں ہوتا وہ نامرد کہلائے گا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ بغیر اعتراض کے آپ کی باتیں تسلیم نہ کروں۔ تو اتنا انصاف تھا کہ حق کو حق سمجھا، قبول نہیں بھی کیا تب بھی اپنے خیالات یکسر بدل لئے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود۔ مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ صفحہ 453-451)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب چوہدری حاکم علی صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بڑی (۔) میں کوئی لیکچر یا کوئی خطاب دے رہے تھے کہ ایک سکھ (۔) میں گھس آیا اور سامنے کھڑا ہو کر حضرت صاحب کی جماعت اور آپ کو سخت گندی اور فحش گالیاں دینے لگا اور ایسا شروع ہوا کہ بس چپ ہونے میں نہیں آتا تھا۔ مگر حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اس وقت بعض طبائع میں اتنا جوش تھا کہ حضرت صاحب کی اجازت ہوتی تو اس کی وہیں تکا بوٹی اڑ جاتی۔ مگر آپ سے ڈر کر سب خاموش تھے۔ آخر جب اس کی فحش زبانی حد کو پہنچ گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ دو آدمی اسے نرمی کے ساتھ پکڑ کر (۔) سے باہر نکال دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔ اگر یہ نہ جاوے تو پھر وہاں ایک سپاہی ہوتا تھا اس کے سپرد کر دیں۔

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 258-257)

اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم کے سب سے اعلیٰ پرتَو تو آنحضرت ﷺ تھے اور پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا کی اتباع میں ان صفات کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کو بھیجا اور آپ کی زندگی کے بھی چند واقعات میں نے بیان کئے ہیں۔ یہ نمونے ہیں جو ہماری اصلاح کے لئے بڑے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی اور اس کی صفات اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ریاض احمد چودھری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوش دامن محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 15۔اپریل 2008ء کو وفات پا گئیں مرحومہ کی نماز جنازہ 16۔اپریل 2008ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مختلف بیرونی ممالک کے احمدیہ جلسوں میں شمولیت کی سعادت حاصل کرتی رہیں نیز حج بیت اللہ کی بھی خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ مرحومہ بہت مہمان نواز تھیں اور مہمانوں کے آنے سے خوشی محسوس کرتی تھیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا مورخہ 4 مئی 2008ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پراسٹیٹ کا آپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے اور آپ ابھی ہسپتال میں ہی داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مصباح الدین محمود صاحب مربی سلسلہ سمندری فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک منیر الدین ناصر صاحب اور مکرم ملک محمود احمد ناصر صاحب ابن مکرم ملک محمد دین صاحب مرحوم چک نمبر 226 گ۔ب ضلع فیصل آباد کئی سالوں سے دماغی عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

خبریں

بڑے گھروں' گاڑیوں پر ٹیکس بڑھانے کے منصوبہ کی منظوری

پنجاب حکومت نے عام آدمی کو معاشی دباؤ سے نکالنے اور امراء پر ٹیکسیشن کے ایک بڑے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت پہلے مرحلہ میں آٹے کی سرکاری قیمت میں فوری طور پر دو روپے کمی اور سرکاری زمینوں پر سبزیاں لگانے کی مہم شامل ہے جبکہ بڑے گھروں اور بڑی گاڑیوں پر ٹیکس بڑھایا جا رہا ہے۔ یہ بات مسلم لیگ (ن) کے صدر شہباز شریف نے نوائے وقت کو دیئے جانے والے خصوصی انٹرویو میں بتائی۔

پارلیمنٹ کو ربڑ سٹمپ نہیں بننے دیں گے

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ایوان صدر کے ساتھ تمام معاملات آئین کے مطابق طے ہوں گے۔ آئین کی حفاظت کرتے ہوئے اداروں کو مضبوط کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی اور سینٹ کو ربڑ سٹمپ نہیں بننے دیں گے۔ اختیارات میں توازن پیدا کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ملتان میں منعقدہ ایک تقریب اور ملتان پریس کلب میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔

شدید گرمی میں طویل لوڈ شیڈنگ نے لوگوں کو نڈھال کر دیا، پانی بھی نایاب

ربوہ اور صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت ملک بھر میں شدید گرمی میں جاری طویل لوڈشیڈنگ نے لوگوں کو نڈھال کر دیا۔ 10 سے 18 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ سے کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا، امتحانات میں مصروف طلباء کو بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ربوہ سمیت کئی شہروں میں بجلی کے ساتھ ساتھ پانی کی بھی شدید قلت نے لوگوں کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ عوامی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ کا سلسلہ ختم کیا جائے۔

شعیب اختر پر 5 سالہ پابندی کا فیصلہ ایک ماہ کیلئے معطل

پاکستان کرکٹ بورڈ کی ڈسپلنری کمیٹی کی طرف سے فاسٹ باؤلر شعیب اختر پر لگائی گئی 5 سالہ پابندی کے خلاف اپیل کی سماعت کرنے والے ایپلٹ ٹربیونل نے ڈسپلنری کمیٹی کا فیصلہ ایک ماہ کیلئے معطل کر دیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6 مئی

طلوع فجر	3:45
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

لاہور ریٹ پر ہر قسم کے کمپیوٹر حاصل کریں
COMPUTER WORLD
College Road Rabwah
Ph. Shop:0476215111

BCS Bilal Consultancy Services
آسٹریلیا اور آئرلینڈ میں اعلیٰ تعلیم کے بعد مستقل سکونت اختیار کریں
بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کیلئے مواقع
Austraila, Ireland, U.K, Malta,czech republic
● ویزہ انٹرویو کے بغیر ● ویزہ نہ لگنے کی صورت میں کوئی کنسلٹینسی فیس نہیں
● ٹیوشن فیس ویزہ کے بعد ● چیک ریپبلک اور مالٹا میں
IELTS اور TOEFL کے بغیر ویزہ حاصل کریں
Contact: Mr. Azhar Bilal Ch
PH: 047-6005578, 03224347064
آفس طاہر مارکیٹ بالمقابل احمد مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

لاثانی کیٹرنگ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
PH:051-2110399
0321-5159951,0345-5310635
F10/2 اسلام آباد

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

خلافت جوبلی کی خوشی میں بہترین آفر
اب صرف =/4600 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں بمع فٹنگ
یہ آفر محدود مدت کے لئے ہے
اس کے علاوہ:
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج،
ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

جلسہ سالانہ UK 2008
جلسہ سالانہ UK میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب UK ویزہ کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
رابطہ: ایجوکیشن کنسرن :03028411770
042-5177124,5162310,5164619
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V پلازمہ T.V، LCd مائیکروویو اوون
گیزر، الیکٹرک واٹر کولر، نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کی سہولت موجود ہے
طالب دعا: مقصود اے ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر PEL)
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: ٹویوٹا، سوزوکی، شہزور، ہنڈائی، ڈاٹسن کے جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر۔ بادامی باغ۔ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
مارکیٹ سے رعایت مکمل ڈش بمعہ نیوسیٹ ریسیور دستیاب ہیں۔ گرمی کا توڑ بجلی بچائیے۔ تمام کمپنیوں کے A.C دستیاب ہیں۔ صرف ایک کال پر فوری ڈلیوری
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

منفرد پیشکش فائر پلیس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
طالب دعا: منور احمد جاوید
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
منور اینڈ سنز

ڈیلرز الیکٹرک اینڈ گیس اپلائنسز سنٹر
ایل جی، ڈاؤلینس، ویز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل اور ینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیاء
ہیڈ آفس: 9-Cl-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد الجنہ چوک لاہور پاکستان

MB/FD-10/FR